ریفرینس نمبر: Nor-9446　　　بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　　تاریخ: 01-10-2018

التحیات میں نمازی کی توجہِ خاص

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا امام غزالی علیہ الرحمہ نے ایسا فرمایا ہے کہ التحیات میں جب السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھو، تو نبی پاک علیہ السلام کی طرف توجہ کرو؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی ہاں! امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اور آپ کے علاوہ کئی بڑے بڑے فقہائے کرام اور محدثین عظام نے اس بات کو بیان کیا ہے کہ جب نمازی التحیات میں السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پر پہنچے، تو اس کی توجہ کا مرکز رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ ہونی چاہیے۔

چنانچہ امام غزالی علیہ الرحمۃ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: ”واحضر فی قلبک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ولیصدق املک فی انہ یبلغہ ویرد علیک ماھو اوفیٰ منہ “یعنی اپنے دل میں ذات پاک علیہ السلام کا اور آپ کے مقام و مرتبہ کو حاضر جان اور کہہ: اے نبی علیہ السلام آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اور تیری امید اس معاملے میں قوی ہونی چاہیے کہ تیرا سلام آپ علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور آپ اس سے بہتر جواب عطا فرماتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ج1، ص202، مکتبۃ الصفا)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ مرقات شرح مشکوۃ میں احیاء العلوم کے حوالے سے فرماتے ہیں: ”وقبل قولک السلام علیک احضر شخصہ الکریم فی قلبک ولیصدق املک فی انہ یبلغہ ویرد علیک ماھو اوفیٰ منہ “یعنی التحیات میں السلام علیک پڑھنے سے پہلے اپنے دل میں نبی پاک علیہ السلام کی ذات کریم رحمۃ للعالمین کو حاضر جان اور قوی امید رکھ کہ یہ سلام آپ علیہ السلام تک پہنچتا ہے اور آپ اس سے بہتر جواب عطا فرماتے ہیں۔

(مرقات شرح مشکوۃ، ج2، ص332، مطبوعہ ملتان)

شیخ محقق علامہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ لمعات التنقیح میں التحیات کے الفاظ السلام علیک ایھا النبی۔۔۔ کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "ویجوز ان یکون لکون ذاته الشریفة الکریمة نصب عین المؤمنین، وقرة عین العابدین فی جمیع الاحوال والاوقات خصوصا حالة آخر الصلاة لحصول النورانیة فی القلب وقال بعض العارفین: ان ذلک لسریان الحقیقة المحمدیة فی ذرائر الموجودات وافراد الکائنات کلها فهو موجود حاضر فی ذوات المصلین، وحاضر عندهم، فینبغی للمؤمن ان لا یغفل عن هذا الشهود عند هذا الخطاب لینال انوار القلب ویفوز باسرار المعرفة صلی اللہ علیک یارسول اللہ وسلم" یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ تمام احوال اور اوقات میں مؤمنین اور عابدین کا نصب العین اور ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ،خاص طور پر نماز کے آخر میں دلوں میں نورانیت حاصل کرنے کے لیے، بعض عارفین نے فرمایا کہ نماز میں آپ علیہ السلام کو مخاطب کرکے سلام عرض کرنا اس وجہ سے ہے کہ حقیقتِ ذات مقدسہ موجودات کے تمام ذروں اور کائنات کے کل افراد میں سرایت کیے ہوئے ہے، اس وجہ سے آپ علیہ السلام نمازیوں میں بھی موجود ہوتے ہیں اور ان کے پاس ہوتے ہیں ، لہذا نمازیوں کو السلام علیک والے خطاب کے وقت غافل نہیں ہونا چاہیے تاکہ وہ آپ علیہ السلام کے انوار کو حاصل کر سکیں اور آپ کی معرفت کے اسرار سے فیض پا سکیں۔ (لمعات التنقیح، ج3، ص45، مطبوعہ لاھور)

علامہ قسطلانی علیہ الرحمہ مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں: "ان المصلین لما استفتحوا باب الملکوت بالتحیات، اذن لهم بالدخول فی حریم الحی الذی لا یموت، فقرت اعینهم بالمناجاة، فنبهوا علی ان ذلک بواسطة نبی الرحمة وبرکة متابعته، فالتفتوا فاذا الحبیب فی حریم الحسیب الملک حاضر، فاقبلوا علیه قائلین: السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته" یعنی جب نمازی التحیات کے ذریعے ملکوت کا دروازہ کھولتے ہیں ، تو انہیں اس ذات کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت مل جاتی ہے، جسے کبھی موت نہیں آنی اور مناجات کے ذریعے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، پھر وہ متنبہ ہوتے ہیں کہ یہ سب تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رحمت اور آپ کی پیروی کی برکت ہے، تو وہ متوجہ ہوتے ہیں اور حبیب علیہ السلام بھی اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہیں، تو وہ آپ کی طرف توجہ کرکے یہ کہتے ہیں: السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته۔

(مواھب لدنیہ، ج10، ص382، دار الکتب العلمیه)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان فتاویٰ رضویہ میں میزان الکبریٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: "سمعت سیدی

علیا الخواص رحمہ اللہ تعالیٰ یقول انما امر الشارع المصلی بالصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشھد لینبہ الغافلین فی جلوسھم بین یدی اللہ عزوجل علی شھود نبیھم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافھۃ" یعنی امام شعرانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سردار علی الخواص سے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی پاک علیہ السلام پر درود و سلام پڑھنے کا اس لیے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں، انہیں تنبیہ کر دے کہ اس حاضری میں اپنے نبی علیہ السلام کو دیکھیں اس لیے کہ حضور کبھی اللہ پاک کے دربار سے جدا نہیں ہوتے، پس بالمشافہ حضور علیہ السلام پر سلام عرض کریں۔

(فتاویٰ رضویہ، ج15، ص206، رضا فاونڈیشن لاہور)

مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ مرآۃ المناجیح میں فرماتے ہیں: "السلام علیک پر ہر نمازی اپنے دل میں حضور کو حاضر جانے اور یہ جان کر سلام عرض کرے کہ میں حضور کو سلام عرض کر رہا ہوں، حضور مجھے جواب دے رہے ہیں۔"

(مرأۃ المناجیح، ج2، ص91، ضیاء القران پبلی کیشنز)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

کتبہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

20محرم الحرام1440ھ/01اکتوبر2018ء

خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے حصول کیلئے ہر ہفتے کو عشا کی نماز کے بعد امیر اہلِ سنّت کا مدنی مذاکرہ دیکھنے سننے اور ہر جُمعرات مغرب کی نماز کے بعد عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں بہ نیتِ ثواب ساری رات گزارنے کی مدنی التجاء ہے

نوٹ! دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے یا تحریر کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat کے ذریعے کی جاسکتی ہے۔